سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

جمعتہ المبارک،7-اگست2020

(یوم الجمع،16-ذی الحج1441ھ)

سترہویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ 11

963

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ7-اگست2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ2020ایوان میں پیش کریں گے۔

965

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیئیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 7۔اگست 2020

(یوم الجمع، 16۔ذی الحج 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا
مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى
اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ
اَغْلٰلًا فَهِىَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ
بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ
لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾

سورۃ یٰس 1 تا 9

یٰس(1) قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے(2) اے محمد ﷺ بے شک تم پیغمبروں میں سے ہو(3) سیدھے رستے پر ہو(4) یہ قرآن غالب و مہربان کا نازل کیا ہوا ہے(5) تاکہ تم ان لوگوں کو جن کے باپ دادا کو خبر دار نہیں کیا گیا تھا خبر دار کر دو کہ وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں(6) ان میں سے اکثر پر اللہ کی بات پوری ہو چکی ہے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے(7) ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک پھنسے ہوئے ہیں تو ان کی گردنیں اکڑی ہوئی ہیں(8) اور ہم نے ان کے آگے بھی دیوار بنا دی اور ان کے پیچھے بھی پھر ان پر پردہ ڈال دیا تو یہ دیکھ نہیں سکتے(9)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا نبی ﷺ نظر کرم فرمانا اے حسنین کے نانا اے حسنین کے نانا
زہرہ پاک کے صدقے ہم سب کو مدینے بلانا اے حسنین کے نانا
آپ کی آل کا میں ہوں خادم، آپؐ ہیں میرے آقاؐ
سب رشتوں ناتوں سے افضل آپ سے میرا ناتا
پنجتن پاک کے صدقے بیماریاں دُور فرمانا
زہرہ پاک کے صدقے بیماریوں سے سب کو بچانا
بے سایہ ہیں آپ ﷺ لیکن دو جگ پر ہے آپ ﷺ کا سایہ
عرشِ معلیٰ بنا محلہ دید کو رب نے بلایا
حشر تلک نہ ہوگا کسی کا ایسا آنا جانا
اے حسنین کے نانا اے حسنین کے نانا

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات ہے۔ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ پوائنٹ بہت ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقفہ سوالات کے بعد آپ کے پوائنٹ آف آرڈر لے لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! یہ معاملہ بہت اہم ہے اس لئے آپ پہلے پوائنٹ آف آرڈر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آغا علی حیدر! آپ بات کریں۔

مسودہ قانون تحفظ بنیاد اسلام2020
کو دوبارا اسمبلی میں لا کر اس میں ترمیم کرنے کا مطالبہ

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ اس ایوان میں چند دن پہلے ایک ایسا قانون پاس ہوا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی کا وہ کام ہی نہیں ہے۔ ہم نے مولا حسینؑ کو علیہ السلام کہنا ہے یا رضی اللہ کہنا ہے اور یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہم نے کیا کہنا ہے لیکن یہ اسمبلی ہمیں نہیں بتا سکتی کہ ہم نے مولا حسینؑ کو کیا کہنا ہے؟ ہمارے عقیدے کے ساتھ بلکہ پوری عوام کے ساتھ دھوکا کیا گیا ہے۔ جس کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون ہماری اسمبلی میں بنا ہے لیکن سندھ اسمبلی، بلوچستان اسمبلی اور کے پی کے اسمبلی میں نہیں بنا۔

جناب سپیکر! میں پوچھتا ہوں کہ صرف پنجاب میں ایسا قانون کیوں بنا ہے؟ اس قانون کے ذریعے ہمیں bound کیا جا رہا ہے کہ ہم علیہ السلام نہ کہیں لیکن ہم کیوں نہ کہیں کیونکہ ہم اُن کو ماننے والے ہیں اور ہم اُن کو علیہ السلام کہیں گے لہٰذا ہمیں پنجاب کی حکومت منع نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم اس قانون کو reject کرتے ہیں اور پورے ایوان سے ہم سب یہ کہنے کے لئے کھڑے ہیں کہ ہمیں یہ قانون منظور نہیں ہے، ہمیں یہ قانون منظور نہیں ہیں، ہمیں یہ قانون منظور نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس قانون کو دوبارہ ایوان میں لایا جائے، اس میں ترمیم کی جائے اور ہمیں bound مت کیا جائے کہ ہم علیہ السلام نہ کہیں۔ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے یہ باتیں سنیں۔ یہ صرف میری آواز نہیں بلکہ پورے ایوان کی متفقہ آواز ہے لہٰذا اس قانون کو واپس لا کر اس میں ترمیم کی جائے، ترمیم کی جائے، ترمیم کی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد کاظم پیرزادہ!

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب سپیکر! جب یہ قانون پاس ہوا تب SOPs کے مطابق ہم میں سے چند لوگوں کو اسمبلی میں آنے کی اجازت تھی اس لئے دونوں sides میں divide تھیں اور ہم میں سے کافی لوگ اُس وقت اسمبلی میں موجود نہیں تھے۔ یہ پارلیمانی اصول کی بات ہے اور ہمیں

سب سے پہلے یہ بتایا جائے کہ کیا یہ گورنمنٹ کا بل ہے یا پرائیویٹ ممبر کا بل ہے، اگر گورنمنٹ یا پرائیویٹ بل ہے تو کس قاعدے کے تحت اور کس کمیٹی سے منظور ہو کر یہاں آیا ہے؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں اس بل پر یہاں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ میری یہ تجویز ہو گی کہ ہاؤس کے معزز ممبران اور علماء پر مشتمل کمیٹی بنائی جائے جو اس قانون پر حتمی فیصلہ کرے۔ اس میں صرف عقائد کی بات نہیں ہے بلکہ ہم ماتمی شیعہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر مرتے آئے ہیں، مرتے رہیں گے اور ہمیں مرنے کے لئے کوئی خوف نہیں ہے۔ شیعہ مذہب کے ساتھ اس ملک میں رہنا بڑا مشکل کام ہے کیونکہ پہلے جتنی شیعہ killing ہوئی ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ یہ قانون اس ملک کا امن برباد کرے گا اور نئے تفرقے کی بنیاد ڈالے گا۔

جناب سپیکر! میں بڑے یقین اور وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ اس بل پر مسلمانوں کے تمام مکاتبِ فکر اور فرقوں کو اعتراض ہے اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ اس قانون کو ختم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حسین جہانیاں گردیزی!

وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ (سید حسین جہانیاں گردیزی):

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ﴿۵۶﴾

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس ہاؤس سے پاس ہونے والے بل کے بارے میں میرے فاضل دوستوں نے بات کی ہے لیکن ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ یہ بل اچانک کیسے پاس ہو گیا؟ اگر یہ گورنمنٹ legislation ہے تو اس کو کابینہ سے منظور ہونا چاہئے تھا جو کہ نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ پرائیویٹ ممبر بل تھا تو اس کو بطور پرائیویٹ ممبر بل take up ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ یہ قانون مذہب اور بنیادی عقائد کے بارے میں ہے اس لئے اس کا انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے کوئی تعلق ہی نہیں بنتا۔ اصول یہ ہے کہ جو بل مذہب کے بارے میں ہو وہ فیڈرل شریعت کورٹ سے منظور ہو کر اسلامی نظریاتی کونسل سے approve ہو کر پاس کیا جائے۔ اس کے علاوہ شریعت کے بارے میں جو بھی قانون پاس کیا جائے اُس میں unanimity ہونی چاہئے اور ایسا لائحہ عمل اختیار کیا جانا چاہئے جس پر تمام مکاتبِ فکر کا اتفاق ہو اور اس پر کسی قسم کا اعتراض نہ ہو۔

جناب سپیکر! چوتھی بات یہ ہے کہ یہاں پر اس بل میں کہا گیا ہے کہ آپ صرف اہل بیت علیہ السلام کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھ سکتے ہیں۔ جو بندہ، جو پبلشر اور جو book seller اس کے علاوہ کوئی اور لکھی ہوئی عبارت، کتاب یا کوئی پرنٹنگ میٹریل فروخت کرے گا تو اسے پانچ سال قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ کیا جائے گا جو ایک قابل فہم بات ہے۔ یہاں پر مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس بل کے مطابق اگر اس پر truly عمل کیا جائے تو آج قرآن پاک کے بعد صحیح بخاری مسلمانوں کی ایک مقدس کتاب سمجھی جاتی ہے۔ جب صحیح بخاری میں اہل بیت علیہ السلام کے ناموں کے ساتھ علیہ السلام لکھا ہوا ہے تو کیا صحیح بخاری کی فروخت یا اس کی پرنٹنگ کرنے والے پبلشرز پر بھی پابندی لگ جائے گی؟

جناب سپیکر! یہ کیسا بل پاس کیا گیا ہے جو inconceivable ہے and this brought to everyone in trouble in the society.

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ بل جو بنایا گیا ہے اس میں آپ نے ان نکات کو چھیڑا ہے جن پر 1400 سالوں سے علمی بحث چلی آ رہی ہے اور اختلافات چلے آ رہے ہیں۔ آپ بھی جانتے ہیں، ہمارے تمام دوست بھی جانتے ہیں اور یہ پورا ہاؤس جانتا ہے کہ علمی اختلافات 1400 سال سے چلے آ رہے ہیں جن پر ہم بات نہیں کرتے اور common factors جو اسلام کی بنیاد ہیں جیسے اس بل کا نام "تحفظ بنیاد اسلام بل" ہے۔ بنیاد اسلام تو ہمیشہ ایسے issues پر بات کرتی ہے جن پر متفقہ طور پر تمام مسلمانوں کا ایک عقیدہ ہے جیسے توحید پر ایک عقیدہ ہے، رسالت پر ایک عقیدہ ہے، قرآن پر ایک عقیدہ ہے، قیامت پر ایک عقیدہ ہے اور ملائکہ پر ایک عقیدہ ہے تو ایسے معاملات کو چھیڑنا خاص طور پر ایسے وقت پر چھیڑنا مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل جس طرح پاس کیا گیا یعنی ایک ہی دن میں کمیٹی سے بھی پاس ہو گیا اور آدھے گھنٹے بعد اسمبلی سے بھی پاس ہو گیا جبکہ rules of business یہ کہتے ہیں کہ کم از کم کسی بھی بل کو پاس کرنے کے لئے تین دن دیئے جائیں تاکہ تمام معزز ممبران اس بل پر اچھی طرح study کر سکیں۔ جب ہاؤس میں آئے تو اس پر بحث کر سکیں اور اس بل کو پاس کر سکیں لیکن تمام rules of business کو bulldoze کر کے اس بل کو ایک ہی دن میں کمیٹی سے بھی پاس کرایا گیا اور اسی دن ہاؤس سے بھی پاس کرایا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح بل پاس ہونے سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کے خلاف ایک سازش کی گئی ہے جو کہ نہیں ہونا چاہئے تھا۔ ہمارا ملک جو ماضی میں فرقہ واریت کا شکار رہا جہاں اب بڑی قربانیاں دینے کے بعد امن قائم ہوا ہے۔ اگر آج امن قائم ہوا ہے تو کیا ہم اس بل کے ذریعے نئے سرے سے پھر امن کو خراب کرنے کی ایک بنیاد رکھ رہے ہیں اور وہ بھی اس ملک کے سب سے بڑے صوبے کے ایوان سے بل کو پاس کر کے اس کی بنیاد رکھی جا رہی ہے لہٰذا ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس بل کو واپس ہاؤس میں لایا جائے اور یہاں سے اس کو ختم کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس بل میں کچھ clauses ایسی بھی ہیں جنہیں ہم تہہ دل سے تسلیم کرتے ہیں اور قبول کرتے ہیں لیکن ان clauses کے بارے میں اگر کوئی recommendations دینی ہیں تو ہم recommendations دے کر ان clauses کو فیڈرل شریعت کورٹ میں بھیج دیں تاکہ پورے ملک میں ایک unanimous قانون بنے جو تمام پاکستانیوں، تمام مسلمانوں اور تمام اقلیتوں کو قبول ہو تاکہ پوری قوم اس پر اتفاق کر سکے کیونکہ ہمارے ملک میں فرقہ واریت کے نام پر ماضی میں بہت زیادہ لوگوں کی جانیں جا چکی ہیں اور جو امن بڑی مشکل سے بحال ہوا ہے وہ قائم رہ سکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضٰی!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میرے فاضل ممبران سید حسین جہانیاں گردیزی اور آغا علی حیدر نے بھی بات کی تو میری گزارش یہ ہے کہ جب یہاں پر یہ بل لایا گیا تو ہمیں رسالت مآب اللھم صلے علیٰ محمد و آل محمد۔ ختم نبوت پر اور خاتم النبیین ﷺ پر پورا ہاؤس ہی نہیں بلکہ پورا ملک اور پوری

امت مسلمہ یقین رکھتی ہے اور اگر کوئی یقین نہیں رکھتا تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ مسلمان ہی نہیں ہے اور اس کا ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا۔ اس پر غیر مسلم بھی یقین رکھتے ہیں اور جتنے بھی اہل کتاب ہیں وہ تمام اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمیں صحابہ کرامؓ کے القابات پر بھی قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہم انہیں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہم ان کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھتے بھی ہیں اور پڑھتے رہیں گے لیکن میرے ایمان کی، میرے دین کی اور میرے مسلک کی تشریح کا حق تو کسی کو بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے آئمہ تحریم کو کس طرح مانتا ہوں، میں اپنے آئمہ تحریم سے کس طرح پیار کرتا ہوں اور ان سے کس طرح محبت کرتا ہوں یہ میرے ایمان کا حصہ ہے۔ اہل بیت اطہار اللھم صلے علیٰ محمد وآل محمد میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم وہ درود پاک نہ پڑھیں تو ہماری نماز مکمل نہیں ہوتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! درود پاک ہماری نماز کا حصہ ہے اور ہمارے لئے یہ انتہائی تکلیف دہ بات ہے کہ اس سے ہمیں روکا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے۔ درود پاک کا کہا کس نے؟ خاتم النبیین ﷺ نے جن پر ہمارے بچے بھی قربان اور ہمارے ماں باپ بھی قربان لیکن اس آڑ میں کہیں آپ کتابوں کی پبلیکیشن پر پابندی لگا رہے ہیں، کہیں آپ ڈی جی پی آر کے ایک افسر کے ذریعے جو 18 یا 19 ویں گریڈ کا افسر ہے، کو کہہ رہے ہیں تو کیا وہ ہمیں دین سکھائے گا اور اب وہ ہمیں علم کی تلقین کرے گا؟

جناب سپیکر! کسی بھی ڈی جی پی آر کے افسر کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ میرے دین کی اور میرے مذہب کی تشریح کرے۔

جناب سپیکر! میں معزز چیئر کا احترام کرتا ہوں اور چیئر کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ میرے عقائد کی تشریح کرے۔

جناب سپیکر! میری جناب سے humble سی گزارش ہے کہ اس بل کو علماء بورڈ جس میں تمام مکاتب فکر کے لوگ ہیں، کے پاس بھیجا جائے جو اس پر سیر حاصل بحث کریں اور اس کی تمام شقوں کا ایک ایک کر کے جائزہ لیں پھر اس کے بعد وہ بل کمیٹی میں آئے۔ کمیٹی بھی وہ ہو جس میں

پوری اسمبلی کی تمام پارٹیوں اور تمام مکاتب فکر کیin-houseنمائندگی ہو۔ یہ کتنا عجیب اور بھیانک مذاق ہے کہ میرے بارے میں بھی کہا گیا ہے کہ میں اس کمیٹی میں شامل تھا لیکن مجھے اس کمیٹی کا پتا ہے اور نہ ہی مجھے آج تک اس کمیٹی کے لئےcallکیا گیا بلکہ مجھے بتایا تک نہیں گیا۔ اگر یہ حکومتی بل ہے تو پھر مجھے کیبنٹ میٹنگ کےminutesمنگوا دیں جس میں یہ بلdiscuss ہوا ہے۔ اگر یہ پرائیویٹ ممبر بل ہے تو پھر اس کمیٹی کےminutesمنگوا دیں اور اس کی attendance sheetمنگوا دیں تاکہ پتا چلے کہ یہ بل کس نے پاس کیا ہے؟

جناب سپیکر! حکومت مان رہی ہے، اس کے پرائیویٹ ممبر مان رہے ہیں اور نہ ہی یہ ہاؤس اس بل کوownکر رہا ہے لہٰذا اس بل کو واپس منگوایا جائے اور ہاؤس سے ہوتا ہوا وہ کمیٹی میں واپس جائے اور وہاں سے علماء بورڈ کے پاس جائے۔ وہاں تمام مکاتب فکر موجود ہوں وہ اس پر ورکنگ کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ معاشرہ فرقہ واریت سے پاک ہو، اس میں کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ ہاں اگر مجھ پر کسی کی دل آزاری کا الزام ہو تو مجھے سزا ملنی چاہئے لیکن مجھے میرے عقائد پر سزا دینا کہ تم نے یہ کیوں کہہ دیا، تم نے وہ کیوں کہہ دیا یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس میں تو ایسی چیزیں بھی شامل ہیں کہ چار خلفائے راشدین کے ساتھ یہ لکھنا ہے اور باقی جو صحابہ کرام ہیں، ہمارے لئے تو سارے صحابہ کرام قابل احترام ہیں ان کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونا چاہئے۔ اب مجھے مولا علی کا تو نہ سکھایا جائے کہ ان کو کیا کہنا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ ہم کسی کی دل آزاری نہیں چاہتے۔ ہمارے اوپر جو عقائد ٹھونسے جا رہے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ان کو ٹھیک انداز میں پیش کیا جائے۔ ساری قوم اس پر متفق ہے، کوئی نہیں یہ چاہتا کہ کسی کے عقائد کو ٹھیس پہنچے یا کسی کی دل آزاری ہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللّٰھُمّ صَلِّ عَلٰی مُحَمّدٍ وَّآلِ مُحَمّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَھُم۔

جناب سپیکر! میں نے اس بل کو ووٹ دیا اور میں نے اس کے حق میں کھڑے ہو کر تقریر کی۔ میں اس ایوان سے معافی مانگتا ہوں اور اپنی عوام سے بھی معافی مانگتا ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے بتایا گیا تھا کہ خاتم الانبیاء کے نام کے ساتھ خاتم النبیین لکھا جائے گا اس کے اوپر تو کسی کو اعتراض ہی نہیں ہے لیکن اس کی آڑ میں جو کچھ ایک فرقے کے فلسفے کے ساتھ کھیلا گیا اور جس طریقے سے کھیلا گیا وہ ایک بھونڈا مذاق تھا۔ یہ ملک اس چیز کا متحمل نہیں ہے کہ اس بل کو محرم الحرام کے مہینے سے پہلے لایا جائے اور ایک مکتب فکر کو دیوار کے ساتھ لگا دیا جائے۔ اس کے بعد جو کچھ ہم نے دیکھا، ہمارے ساتھ جو لوگوں کا روّیہ رہا ہے اور ہم جو رزلٹ دیکھ رہے ہیں وہ بہت negative ہیں اس سے اختلافات بڑھیں گے۔ جہاں تک پاک نبی ﷺ کا تعلق ہے وہ مرکز ہیں، وہ وجہ ہیں خلقت کائنات کی، وہ وہ ہیں جو سردار بھی ہیں، تمام انبیاء کے امام بھی ہیں اور خدا کی طرف سے اس دنیا میں رحمت بھی ہیں۔ ہم لوگوں کو ان کی آڑ میں اس قسم کی شقیں جن کے بارے میں ہمیں پتا ہی نہیں ہے، جو چیزیں اس کے اندر لکھی گئی ہیں وہ تو میرے فلسفے کے ساتھ کھیل رہی ہیں۔ وہ تو وہ بول رہی ہیں کہ جو تم آج تک چودہ سو سال سے مانتے آئے ہو، مجھے بتائیں کہ اگر پاک نبی ﷺ، خاتم الانبیاء فرماتے ہیں کہ حُسَیْنٌ مِنّی وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْن، حسین اور حسن جنت کے جوانان کے سردار ہیں کیا ان کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا چاہئے؟ وہ تو علیہ السلام ہیں اس سے کون انکار کر سکتا ہے؟ صحیح بخاری میں تو یہ لکھا ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! قرآن کی جو آیات تطہیر، آیات مباہلہ ہیں اور آل یسین ہیں ان کو نکالیں اگر آپ کو جرأت ہے۔ آپ اس بل کے اندر قرآن پاک کے ساتھ بھی کھلواڑ کر رہے ہیں، صحیح بخاری کے ساتھ بھی کر رہے ہیں اور لوگوں کے جذبات کے ساتھ بھی کر رہے ہیں۔ ہم اس بل کو reject کرتے ہیں، یہ جس حالت میں ہے ہمیں کسی صورت بھی acceptable نہیں ہے۔ اگر division چاہئے تو وہ کر لیں، وہ پھر divided House ہو گا، پھر ہم ساتھ نہیں کھڑے ہوں گے، ہم معذرت کے ساتھ پیچھے ہٹ جائیں گے۔ ہم اس حد تک جائیں گے کہ ہم سڑکوں پر بیٹھ کر دھرنے بھی دیں گے، ہمیں جو کچھ کرنا پڑا ہم کریں گے لیکن یہ بل ہمیں اس صورت میں کبھی بھی

acceptable نہیں ہے۔ یہ بنیاد اسلام، آپ نام دیکھیں۔ ہم کون ہیں بنیاد اسلام دکھانے کے لئے؟ تحفظ اسلام۔ ہم کون ہیں؟ تحفظ کر گئے پاک نبی ﷺ، تحفظ کر گئے کربلا میں امام حسین۔ آپ ہمارے ساتھ کھلواڑ کر رہے ہیں یہ بالکل acceptable نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہم اس کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور جس طریقے سے ہمیں اندھیرے میں رکھ کر ہمارے ساتھ مذاق کیا گیا یہ آپ کی کرسی کے اوپر لوگوں کے اعتماد کو ختم کرنے والی بات کی گئی ہے۔ اس کے بعد جو بھی بل آئے گا ہم لوگ آپ کی بات سن کر آنکھیں بند کر کے اس پر ووٹ نہیں دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم دیکھیں گے کہ اس بل کے اندر کیا ہے؟ چند لوگوں کی خاطر پاک نبی ﷺ کا نام استعمال کر کے اور ہمیں یہ کہا جائے کہ تم نے یہ نہیں ماننا ہے۔ آج تک جو مانتے رہے ہو وہ غلط تھا۔ یہ کسی صورت نہیں ہوگا۔ اسلام کے اندر ایک اقلیت، ایک سوچ اکثریت کو نہیں بتا سکتی کہ تم کیا کر سکتے ہو۔ ان کی یہی کوشش آج تک ناکام رہی ہے۔ ہمیں اندھیرے میں رکھ کر ہمارے ساتھ یہ کھلواڑ کیا گیا ہے۔ میں اور یہاں پر جتنے بھی بیٹھے ہوئے معزز ممبران ہیں ہم متفقہ طور پر کہتے ہیں کہ ہم اس بل کو reject کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک بات ہے پاک نبی ﷺ رحمت اللعالمین، خاتم الانبیاء کی تو وہ ہمارے سر آنکھوں پر، ان کے لئے خاتم النبیین لکھیں۔ جہاں تک بات ہے خلفائے راشدین کی ہمیں کسی بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے ہمیں صرف ان باتوں پر اعتراض ہے۔ اسلام کے اندر سوچ کا اختلاف ہے۔ اگر ہم ایک ایک واقعہ کو کھولنا شروع کریں کہ تاریخ میں کس نے کیا کیا پھر سب کے ساتھ لکھیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ جس نے حسین کو کاٹا، ٹکڑے کئے ان کے ساتھ بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس کی جرأت دیکھتا ہوں جو لکھے گا۔ لوگ تو یزید کو بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کیا آپ مانتے ہیں، میں مانتا ہوں؟ نہیں مانتے۔ درود ابراہیمی کھولیں، درود ابراہیمی ہے کیا؟ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی نسل پر درود ہے۔ وہ کون ہے جو ایک طبقہ حضرت ابوطالب کو کافر کہتا ہے؟ وہ درود ابراھیمی ہے کیا؟ وہ درود عبدالمطلب کے اوپر، حضرب ابوطالب کے اوپر، آل ابراہیم کے اوپر سلام ہے۔ آپ کی نماز ہی نہیں ہوتی اس کے بغیر اور آپ ان کو کافر کہتے ہیں۔

ان کو رسول پاک ﷺ کی وہ بات تو یاد ہے کہ جو انہوں نے ابو طالب کو کہی۔ جو یوم غدیر کے مقام پر رسول خدا ﷺ نے کہا وہ سارے بھول جاتے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے، یہ کیسے ممکن ہے، یہ کیسے selected bias ہے کہ صرف دیوار کے ساتھ لگایا جائے؟

جناب سپیکر! یہاں پر بریلوی، اہل تشیع، جو مسلمان صحیح بخاری پر یقین رکھتا ہے، جو یہ کہتا ہے کہ صحیح بخاری قرآن کے بعد سب سے معتبر ہے، قرآن کی ایک ایک آیت کو جو اہل بیت کی شان میں آئی ہیں اس کو ماننے والا کبھی بھی اس بل کو accept نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر! ہم اس بل کو reject کرتے ہیں اور ہم آپ سے request کریں گے کہ اس بل کو لائیں، اس کو حذف کریں اور نئے طریقے سے ہم سب آپس میں بیٹھیں۔ جو پاک نبی ﷺ کی شان ہے ہم کون ہیں ان کی شان بیان کرنے والے؟ ہمارے کہنے سے کچھ بھی نہیں ہوتا ہمارے عمل سے پتا لگتا ہے، باتیں تو بہت ہیں دیکھنا یہ ہے کہ عمل کیا ہے؟ ہمارا عمل زیرو ہے۔ ہم نے عمل کے ساتھ دکھانا ہے کہ ہم لوگ پاک نبی ﷺ کی ایسی عزت کرتے ہیں جیسے خدا نے ہمیں حکم دیا ہے۔ ہم پاک نبی ﷺ کے کہنے کو تو مانتے ہی نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حسنؑ اور حسینؑ جنت کے سردار ہیں ہم کہتے ہیں کہ نہیں جی وہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یہ ہم کیسی باتیں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میں پھر کہوں گا کہ ہم اس بل کو reject کرتے ہیں، اس بل کو یہاں لا کر حذف کیا جائے اور نئے سرے سے جو کرنا ہے وہ کیا جائے اس کے لئے ایک ایسی کمیٹی بنے جو سب سوچوں کو اکٹھا رکھے اور اس میں ہماری اقلیتیں بھی موجود ہوں تاکہ کل ہم سے کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جس سے ہمارے مسیح بھائی ہم سے ناراض ہو جائیں، ہمارے ہندو بھائی ہم سے ناراض ہو جائیں اور ہمارے سکھ بھائی ہم سے ناراض ہو جائیں۔ ہم پاکستان کو اکٹھا کرنے کی بجائے اس کو ٹکڑوں میں کر رہے ہیں۔ بہت مہربانی، اللہ پاک آپ کو اور ہم سب کو ہمت دے کہ ہم پاک نبی ﷺ کی عزت کو اس طریقے سے کریں اور ان سے اس طریقے سے پیار کریں جو اللہ پاک ہم سے چاہتا ہے۔ بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں جلیل احمد!

میاں جلیل احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ۔ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ۔

جناب سپیکر! جو point raise کیا گیا ہے اس میں تمام علماء اہلسنت بھی اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی علیہ السلام لکھتا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ یہ صرف عام لوگوں کی پہچان کے لئے ہے کہ انبیاء کے ساتھ علیہ السلام لکھا جائے اور صحابہ کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا جائے۔ یہ صرف پہچان کے لئے ہے۔ اگر کوئی کسی صحابی کے ساتھ علیہ السلام لکھتا ہے تو اس میں شرعی طور پر کوئی ممانعت نہیں ہے کوئی قید نہیں لگائی جاسکتی۔ جو ہمارے بھائیوں کا اعتراض آیا ہے بالکل جائز اعتراض ہے اور اس میں یہ ترمیم کی جاسکتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ عرصہ پہلے پاکستان کے اندر یہ ماحول رہا ہے کہ کبھی اہل تشیع کے مرکزوں میں بم چل رہے تھے اور کبھی ہمارے دوسرے اداروں میں بم چل رہے تھے۔ ہندوستان اور اسرائیل کی لابیاں پاکستان کے اندر انتشار ڈالنے میں ناکام ہو چکی ہیں۔ اب وہ نئی کوشش کر رہے ہیں، شیعہ سنی کو لڑانے کی ایک پلاننگ ہو رہی ہے اور یہ ہندوستان کی طرف سے ایسی چیزیں آتی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کبھی فیس بک کے اوپر اہلسنت کے جذبات کو مجروح کر دیا جاتا ہے اور کبھی اہل تشیع کے جذبات کو مجروح کر دیا جاتا ہے۔ اگر آج ہم نے اس چیز کو کنٹرول نہ کیا تو شاید اس کے نتائج ہمارے کنٹرول سے باہر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم میں کوئی حرج نہیں ہے یہ بالکل ہونی چاہئے۔ دوسرے نمبر پر اس کی طرف ہمارے اداروں کی آنکھیں کھلنی چاہئیں۔ پاکستان کا جو اس وقت پُر امن ماحول ہے اللہ کرے کہ یہ تاقیامت جاری و ساری رہے اور ہمارے نبی آخری زماں ﷺ نے رہنے کا جو طریقہ سکھایا ہے کہ فتح مکہ کے بعد انہوں نے مشرکوں کو بھی

امن کا ایک پیغام دیا کہ جو اپنے گھر میں رہے گا ہم اس کی حفاظت کریں گے اور اس کی عزت کا خیال رکھیں گے۔ صرف مرزائیوں کے لئے ہماری رائے یہ ہے چونکہ وہ ہمارے قانون کو نہیں مانتے اور ہمارے آئین کو نہیں مانتے، مرزائی پاکستان کے اندر کلرک ہونا چاہئے اور نہ ہی کسی عہدے پر ہونا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ پاکستان کے آئین کو نہیں مانتے وہ ہمارے آئین کو مانیں اور تسلیم کریں کہ وہ غیر مسلم اقلیت ہیں تو پھر ہم ان کا انسانیت کے طور پر احترام کریں گے اور وہ پاکستان کے اندر اپنا حصہ بھی لے سکتے ہیں جو قانون ان کو تحفظ دے گا۔ اس کے علاوہ ہمارا شیعہ سنی، اہل حدیث ماشاءاللہ اس وقت جو ماحول پاکستان کے اندر ہے وہ excellent ماحول ہے اور اللہ کرے کہ یہ پیار محبت جاری و ساری رہے اور ہم اس طریقے سے پاکستان کی مل جل کر خدمت کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں معزز ممبر میاں جلیل احمد کی بات کی تائید کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے ہمارے مؤقف کی تائید کی ہے اور یہ بالکل صحیح بات ہے لیکن یہ زبانی کلامی بات کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب تک ہاؤس میں وہ بل واپس نہیں آئے گا اور اس ہاؤس کی پوری کمیٹی کے حوالے سے نہیں ہو گا تو ان زبانی کلامی باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس دن یہ بل پاس ہوا منگل، بدھ اور جمعرات کو میں ہاؤس میں موجود نہیں تھا اور میں شکر ادا کرتا ہوں کہ میں انجانے میں بھی اس گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جاتا جس کا ہاؤس مرتکب ہوا ہے میرے نزدیک آپ لوگوں نے جانے اور انجانے میں گناہ کروایا ہے۔

جناب سپیکر! کسی ہاؤس کو یہ اجازت نہیں ہے، یہاں پاکستان میں فقہ جعفریہ، فقہ حنبلی، فقہ مالکی اور فقہ حنفیہ کے لوگ بھی رہتے ہیں۔ اس ہاؤس کو کس نے اجازت دی ہے کہ وہ فقہ حنفیہ کی بات کرے باقی فقہ مالکی، حنبلی یا فقہ شافعی کی بات کرے اور فقہ مالکی کو ختم کر دے۔

آپ کو عوام نے یہ mandate ہی نہیں دیا۔ یہ unconstitutional ہے مجھے ایک سوال کا جواب دیں جو کتاب سندھ میں چھپے گی تو کیا آپ پنجاب کو علیحدہ ملک بنائیں گے تو کیا جو کتاب سندھ میں چھپے گی وہ پنجاب میں نہیں آسکتی، جو کتاب بلوچستان میں چھپے گی وہ پنجاب میں نہیں آسکتی، جو کتاب خیبر پختونخوا میں چھپے گی وہ پنجاب میں نہیں آسکتی، کیا علیہ سلام ماننے والے سارے پنجاب میں رہتے ہیں اور پنجاب اسمبلی کے ہاؤس کو کس نے اختیار دیا ہے کہ لوگوں کے عقائد کے فیصلے بھی آپ کریں؟ آپ کے پاس اختیار ہے اور نہ ہی آپ کو کسی نے یہ حق دیا ہے۔ آپ یہ ووٹ لے کر آئے ہیں، آپ اسی بنیاد پر اس چیئر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور نہ ہی میں اس بنیاد پر اس ہاؤس میں بیٹھا ہوں کہ میں لوگوں کے عقائد کا فیصلہ کروں۔ یہ خوبصورت علماء میں بحث تھی، ایک خوبصورت اور اچھی اصلاح کے لئے تھی یہ علماء کا کام ہے اور یہ انہیں کرنے دیں۔ اس بل کو واپس اس ہاؤس کے اندر لایا جائے اور اس بل کو reject کیا جائے پھر نئے سرے سے ایک کمیٹی بنائی جائے اور اگر اس میں کوئی اچھی چیزیں ہیں، کوئی کسی کو کیا مانتا ہے یہ اس کا عقیدہ ہے اگر کوئی کسی کی اہانت کرتا ہے تو اس پر ہمیں قانون بنانا چاہئے، اہانت پر قانون بنانا چاہئے اور کسی کے ماننے پر نہیں۔

جناب سپیکر! کوئی رضی اللہ تعالیٰ مانے یا علیہ سلام مانے یہ اس کا عقیدہ ہے لیکن اگر کوئی کسی کی اہانت کرتا ہے تو قابل گرفت ہے اور اس کے لئے قوانین موجود ہیں ان کو مزید سخت کر دیں لیکن اس قسم کی کوئی حرکت، یہ سازش، یہ چوری ناقابل قبول تھی۔ یہ قابل قبول ہے اور نہ ہی قابل قبول ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد اشرف رسول!

جناب محمد اشرف رسول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ o

جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اس دن ہم لوگ یہاں موجود نہیں تھے۔ عرض یہ ہے بلکہ آپ سے گزارش بھی ہے کہ یہ بل ایک سازش تھا اس میں بہت ساری چیزیں ہم 100 فیصد رد کرتے ہیں اور خوش قسمتی سے میرا کسی فقہ سے تعلق نہیں ہے I am not shiya and not suni not Ahl e Hadith. میں simple مسلمان ہوں (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لیکن آپ چالیس فیصد مسلک کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتے اور اس اسمبلی کے پاس اختیار نہیں ہے کیونکہ ہم قادیانی کے خلاف ہیں، رہیں گے، ہمارے بچے بھی رہیں گے اور ہمارے آباؤاجداد بھی تھے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی میں جس دن سپیکر صاحب نے کمیشن اقلیت کے بارے بیان دیا تو صبح ایک نیب کیس ان پر کھل گیا۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ یہ بل آیا ہے تو شہزاد اکبر کے کہنے پر آیا ہے۔ میں اسمبلی کے ریکارڈ میں لانا چاہتا ہوں اور شہزاد اکبر کا عقیدہ دیکھیں، وہ کہہ رہے تھے کہ ایک کلرک بھی نہیں ہونا چاہئے تو بھائی یہاں پر تو وزیر بھی ہیں اگر میں زیادہ بات کروں تو پھر آپ کی ہمت جواب دے جائے گی۔ میری ہمت جواب نہیں دیتی میں وہ بھی کر سکتا ہوں لیکن اس بل کو واپس لا کر اس میں اس چیز کی ترمیم کی جائے۔ اب اس طرح نہیں ہو سکتا کہ جو علیہ سلام لکھتے ہیں آپ ان کو روک نہیں سکتے اگر آپ بل واپس نہیں لائیں گے تو میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں کتاب لکھوں گا اور علیہ سلام لکھوں گا دیکھوں گا کہ مجھے کون روکتا ہے ہم تو کربلا سے لے کر اب تک شہید ہوتے رہے ہیں۔ آپ اس بل کو واپس لائیں بس اتنی سی بات ہے اور میں ایک simple مسلمان ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد احسن جہانگیر!

جناب محمد احسن جہانگیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ۔

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ آپ نے ٹائم دیا۔ یہ بنیاد اسلام بل جو پنجاب اسمبلی میں پیش ہوا میرے نزدیک یہ بنیاد اسلام بل نہیں بلکہ بنیاد فتنہ بل ہے۔ اس سے ایک ایسا فتنہ برپا ہو سکتا ہے جو ہم نے 1980 اور 1990 کے دور میں دیکھا اور میں اس سے بدتر دور آگے دیکھ رہا ہوں۔ اگر یہ بل اس اسمبلی کے ذریعے پاس ہوا، میرے تمام دوستوں نے گزارش کی اور میری بھی یہ گزارش ہے کہ اس بل کو اسمبلی میں واپس لایا جائے اور اس کو ختم کیا جائے۔ یہ دین اسلام پر کسی

ایک بندے کی اجارہ داری ہے اور نہ ہی یہ پنجاب اسمبلی کی اتھارٹی ہے کہ ہم اپنے دین کے اندر interference کریں۔ ہمیں جائز قانون اور اچھے قانون لانے اور متعارف کروانے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں پُرزور الفاظ میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں۔ مجھے کسی دوست نے کہا کہ اس بل کی ایک شق ہے کہ اگر آپ علیہ سلام لکھیں گے یا کہیں گے تو پانچ سال قید ہے تو میں نے اس کو جواب دیا وہ میں آج اس ایوان میں بھی کہنا چاہوں گا کہ پانچ سال کو چھوڑ کر ہمیں پھانسی لگا دی جائے اور ہمیں گولیوں سے چھلنی کر دیا جائے ہم علیہ سلام ہی کہیں گے، ہم کہتے آئے ہیں، کہتے رہیں گے اور ہمارے بزرگ علیہ سلام کہتے اور مانتے اس دنیا سے چلے گئے ہم بھی یہ کہتے چلے جائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ طلعت فاطمہ نقوی!

Ms. TALATH FATEMEH NAQVI: Mr Speaker! Would you please allow me to speak in English?

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

MS TALATH FATEMEH NAQVI: Mr Speaker! Thank you. I would like to say that everyone who has spoken today has spoken nothing but from the heart and the truth. It is very pertinent to acknowledge what you feel and what you believe as nobody can deny what one feels and believes in but I am here as a legislator in this House. I am here only as a legislator. I am not here for my religious believes only. I would say one thing as a legislator; the way this bill has been brought into this House is unconstitutional. It had to go through the proper committee and through the cabinet. As far as we know these rules have not been followed. I would also like to say that as this is a religious related bill, it is not upto the Provincial Assembly to take on this matter. This is a matter that should be taken up only at Federal level because it has to go with our ideology and our believes. It should also to be taken up with the Islamic Ideology Council which has been

established exactly for this purpose. No one Province can say that I want this bill and pass it until all facts and clauses are consolidated are together. As a legislator, I would say that the rules have not been followed regarding this. This is not permissible. It is making a mockery of my Provincial Assembly.

I will not have that. I will stand against it. I will stand with rest of my colleagues here. I will say once again this Bill needs to be expunged and nothing less than that will done.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عائشہ نواز!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال! ان کے بعد آپ بات کر لیں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس بل کے متعلق معزز ممبران نے گفتگو کی ہے جس سے ہم سب کے احساسات آپ کے سامنے آرہے ہیں لیکن ایک چیز جو بہت ضروری ہے کہ اس اسمبلی میں پاکستان تحریک انصاف کے جو ممبرز ہیں ہم ہر چیز کے اوپر aye کہنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ جب تک ہم پڑھ نہیں لیتے۔ یہ بل ہم سے ایسے گزارا گیا ہے کہ ہم لوگوں کو پتا ہی نہیں تھا کہ ہم کس چیز کو aye کہہ رہے ہیں this is not acceptable اور جو سید یاور عباس بخاری نے پہلے بات کی ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں یہ پتا نہیں تھا کہ یہ گورنمنٹ بل ہے یا پرائیویٹ ممبر بل ہے ہمیں یہ confusion تھی۔ آئندہ اس کی وجہ سے شاید ہم تمام بلز کے اوپر یہ سوال اُٹھائیں گے کہ یہ ٹائم سے پہلے sure ہو ہم اس کو read کریں گے اور اس کے بعد ہم ووٹ کریں گے otherwise we will not vote on them.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے معزز وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بل اتنی haste میں کیسے ایوان میں لایا گیا اور اس طرح سٹینڈنگ کمیٹیز جو fake ہیں جس کے ممبران کہتے ہیں کہ ہم اُس کمیٹی میں موجود نہیں تھے اور اُن کے ناموں کے ساتھ، پھر اُس کو ہاؤس میں اس طرح پاس کروانا، اسلام کی آڑ میں یہ بل پاس ہوا۔ یہ پہلا بل نہیں ہے اس سے پہلے بھی ایسے کیا جاتا ہے یہ چونکہ مذہب کے اوپر ایک بل ہے تو ہم بہت sensitive ہیں اور ہم نے جب اس کو دیکھا تو ہم نے اسے realize کیا اور یہ سارے bills جو اس ہاؤس سے پاس ہوئے جو حکومت لے کر آئی ہے خواہ وہ MTI Act ہو، خواہ وہ بلدیاتی ایکٹ ہو ،خواہ کوئی بھی ایکٹ ہو وہ اس ہاؤس میں اسی طرح سے haste میں bulldoze کئے گئے اور ان میں بے شمار غلطیاں ہمیشہ سے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے MTI Act میں بھی پوائنٹ آؤٹ کیا کیونکہ میں اُس کی سٹینڈنگ کمیٹی میں تھا اُس میں unanimous لکھا گیا حالانکہ میرا اختلافی نوٹ اُس کی ہر شق پر تھا اور یہ ہاؤس جس طرح سے چلایا جا رہا ہے، جب سے یہ وجود میں آیا ہے اور یہ بالکل غیر قانونی طور پر ساری قانون سازی یہاں سے ہو رہی ہے۔ یہ پہلا بل نہیں ہے آپ دیکھیں قومی اسمبلی میں جو بل پیش ہوئے جس میں مذہب کے نام پر قادیانیوں کے اوپر اور بے شمار بل جو واپس ہوئے یہ اُسی سازش کی ایک کڑی ہے۔ ہمیں اس سازش کو ڈھونڈنا پڑے گا کہ معزز ایوانوں کو کس طرح سے استعمال کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں وزیر قانون سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ is it a provincial matter؟ کیا یہ bill provincial matter ہے، یہ federal matter نہیں ہے اور کیا اہانت رسول ﷺ پر اور اہانت صحابہ اکرامؓ پر پہلے بل موجود نہیں ہیں ؟ آپ نے اس بل کو بغیر scrutiny کے، بغیر ہاؤس کی deliberations کے کس طرح چلایا اس کی تہہ تک پہنچنا بہت ضروری ہے۔ جس طرح میاں جلیل احمد نے اور باقی معزز ممبران نے کہا ہے کہ یہ جو سازشیں ہیں یہ پاکستان کا جو اس وقت ماحول ہے جس میں الحمد للہ ساری اقلیتیں، سارے مذہبی فرقے بڑی harmony کے ساتھ رہ رہے ہیں اور اِکا دُکا واقعات ہوتے ہیں لیکن اُن کو برانگیختہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس پر اس ہاؤس کو طفل مکتب کی طرح use نہ کیا جائے۔ خدارا آئندہ بھی جتنی

مذہبی بنیادوں پر قانون سازی ہو تو ہمیں اس حوالے سے حق ہی حاصل نہیں ہے یہ بل فیڈرل کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز وزیر قانون اس پر روشنی ڈالیں اور جو بل دوسرے bills کے ساتھ contravene کر رہے ہیں اُن پر بھی روشنی ڈالیں۔ یہ bill provincial matter نہیں ہے جیسے کسی معزز ممبر نے کہا ہے کہ سندھ میں اگر کوئی کتاب چھپے گی، خیبر پختونخوا میں کوئی کتاب چھپے گی تو کیا ہم اُن کو وہاں پر سزائیں دیں گے؟

جناب سپیکر! یہ بڑی سوچ طلب بات ہے اس پر بہت consensus کے ساتھ، بہت maturity کے ساتھ اور بہت ہی حفاظت کے ساتھ ہمیں اس طرح کے بل اس ایوان میں لانے چاہئیں۔ جن کا ہمارا استحقاق ہی نہیں ہے اس طرح کے بل اس ایوان کے اندر لانے کا، میں اس بات سے بالکل agree کرتا ہوں کہ اس طرح کے بل لانے کا ہمارا کوئی استحقاق نہیں ہے۔

جناب سپیکر! باقی bills کے اوپر بھی جو ہمارے تحفظات ہیں اُن پر بھی وزیر قانون اور حکومتی حلقوں کی اب آنکھیں کھل جانی چاہئے کہ یہاں پر آ کر جو ہر بل پر ہاتھ کھڑا کرتے ہیں وہ بل اس طرح سے نہیں ہیں سارے bills جو یہاں سے پاس ہوئے ہیں ان میں خامیاں ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کا بلدیاتی ایکٹ تین دفعہ یہاں ہاؤس میں لایا گیا، جب ہم چیخے کہ سارا غلط ہے Neighborhood Councils بلدیاتی ایکٹ کے طور پر نہیں آ رہی تو ہماری بات نہیں سنی گئی یہاں پر پیپلز پارٹی کے قائد ایوان نے بھی بات کی لیکن پھر بل میں دوبارہ ترامیم آئیں۔ آپ کیوں نہیں Standings Committees کو فعال کرتے، ان سب bills کو اچھے طریقے سے آپ لائیں ایک ایک بل پر deliberations ہوں پتا چلے کہ اس ہاؤس میں کوئی اچھا قیمتی مواد ہم پیدا کر رہے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔جی،وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود وبیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس بل پر معزز ممبران نے اظہار خیال فرمایا ہے اس پر میں دو حوالوں سے بات کرنا چاہوں گا اگر مذہبی حوالے سے بات کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ شاید اُن سے بڑھ کر میں اُن کے جذبات کا احترام کرتا ہوں۔جن جذبات کا انہوں نے اظہار کیا ہے میں اُن سے بڑھ کر اُن کے جذبات کا احترام کرتا ہوں اور قطعی طور پر میں سمجھتا ہوں گورنمنٹ کی منشاء ہے اور نہ ہی اس معزز ایوان کی یہ منشاء ہو سکتی ہے کہ ہم کوئی ایسا بل لے کر آئیں جو ہمارے مذہبی عقائد کو چھیڑنے کے مترادف ہو۔ایک بل ایوان میں آیا قواعد وضوابط کے مطابق آیا۔

جناب سپیکر! اب میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ بل کے پاس ہونے کے بعد بعض ہمارے ممبران نے اُس پر اعتراض کیا، گو کہ وہ اعتراض ہاؤس میں نہیں تھا ہاؤس سے باہر اعتراض تھا اُس اعتراض کو پیش نظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ حکم دیا کہ اس بل کو مزید آگے نہ لے جایا جائے جب تک کہ consensus develop نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ آج تک یہ بل آگے گورنر صاحب تک بھی نہیں گیا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کا راستہ نکال رہے ہیں کہ تمام legislator جو اس ہاؤس میں موجود ہیں اُن کو اعتماد میں لے کر، تمام عقائد سے جو ہمارے بھائی تعلق رکھتے ہیں اُن کو اعتماد میں لے کر اور جس طرح سید حسن مرتضیٰ نے فرمایا متحدہ علماء بورڈ تو متحدہ علماء بورڈ کا اس پر input موجود ہے اُنہوں نے اس کو clear کیا ہوا ہے لیکن دوبارہ پھر اُن سے رائے لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے اُس میں تمام مکتبہ فکر کے علماء کرام کی نمائندگی موجود ہو یہ سارے مراحل طے کئے جائیں گے اُس کے بعد ہی اس بل کو آگے لے کر جایا جائے گا اس کے بعد یہ issue ختم ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ کسی ایک اسمبلی یا کسی ایک جماعت کا اس سے تعلق نہیں ہے اس سے ہمارے عقیدے کا تعلق ہے، ہمارے ایمان کا تعلق ہے اگر میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرے عقیدے یا میرے ایمان کے خلاف کوئی کام کرے تو اسی طرح دوسرے بھائیوں کو بھی اس بات کا پورا حق ہے اور ہم اُن کے اس حق کا احترام کرتے ہیں۔اس کے بعد دوسری بات جو

میں عرض کرنا چاہوں گا وہ یہ ہے یہاں پر ابھی میرے ایک بھائی نے بات کی ایک کتاب سندھ میں چھپ جاتی ہے تو اُس کا آپ کیا کریں گے۔

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ ابھی یہاں پر بات ہو رہی تھی ایک محترمہ یہاں تشریف فرما تھیں as a legislator انہوں نے بات کی کہ as a legislator ہمیں یہ کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں آج پھر ہم اس ایوان میں موجود ہیں تو legislation کے حوالے سے یہ بہت بڑا ایک سوالیہ نشان آتا ہے on the role of legislator۔ آپ کو کس نے کہا ہے کہ آپ بغیر پڑھے بل پر ہاتھ کھڑا کر دیں، مجھے بتائیں کوئی ایسا قانون، کوئی اخلاقی ضابطہ ایسا ہے ؟ آپ کا فرض ہے کہ گھر سے پڑھ کر آئیں، نہیں پڑھتے تو نہ پڑھیں اس میں کسی کا کوئی قصور نہیں ہے میری بات سن لیں جو ہمارے معزز ممبران گھر سے پڑھ کر نہ آئیں تو یہ ہمارا قصور نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، order in the House۔ خاموشی اختیار کریں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے بھائی سید یاور عباس بخاری نے بات کی انہوں نے کہا میں نے اُس دن بل پر ووٹ بھی دیا، میں نے بل کے حق میں تقریر بھی کی اور آج انہوں نے مخالف بھی تقریر کی تو ہم اُن کی اُس دن کی تقریر کا بھی احترام کرتے ہیں اور آج جو اُن کے جذبات ہیں اُس کا بھی احترام کرتے ہیں میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا تھا تقریباً 371 لوگوں کا ایوان ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ میں سے ایک ایک ممبر نے as a legislator اپنے حق کو استعمال کرتے ہوئے ایسی کتابوں پر پابندی لگانے کے لئے تحریک لائے تو یہ آپ کے توسط سے ہوا جیسا کہ The First Muslim by Lesley Hazleton ایک کتاب تھی اس میں قابل اعتراض مواد موجود تھا اس کو ban کیا گیا۔ After the Prophet by Lesley Hazleton دوسری کتاب تھی اس کو بھی ban کیا گیا۔ History of Islam ایک کتاب جو کہ ہمارے کورس میں پڑھائی جا رہی تھی جو کہ مظہر الحق صاحب نے لکھی اس کو بھی

ban کیا گیا کیونکہ اس کتاب میں بھی قابل اعتراض مواد موجود تھا تو میں شاہ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا اور request کروں گا کہ آپ وہ کتاب نکالیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں جو اس کتاب میں مندرجات ہیں وہ پڑھیں تو آپ یقین کیجئے کہ میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ وہ کتاب نہیں پڑھ سکیں گے اور یہ کتاب ہمارے کورس میں پڑھائی جارہی تھی تو ہم نے اس کتاب کو ban کیا اسی طرح Short History of Islam ایک کتاب جو کہ یاسمین ملک صاحبہ نے لکھی تھی ان کو ہم نے اسی معزز ایوان کی کمیٹی میں بلا کر سنا اور پھر اس کتاب کو بھی ban کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جو مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے بھائی موجود ہیں ان تمام کے عقیدے کے خلاف اگر کوئی بات ہے تو ہم اس کو فرض سمجھ کر آگے لے کر چلے ہیں اور آئندہ بھی لے کر چلیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ بحیثیت مسلمان میرا یہ ایمان ہے کہ اگر ہمارے صحابہ کرام یا نبی کریم ﷺ کی کوئی توہین کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر وہاں پر کوئی شیعہ یا سنی کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ بطور مسلمان ہم نے اس پر رد عمل ظاہر کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک مرتبہ پھر آپ کے توسط سے پورے معزز ایوان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ، اپوزیشن اور حکومتی ممبران سے مشاورت کریں گے اور کوئی اس حوالے سے لائحہ عمل طے کریں گے اور اس کے بعد آگے چلیں گے لیکن انشاءاللہ تعالیٰ جب تک اس بل پر consensus develop نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس میں کوئی پیشرفت نہیں ہوگی۔ اب یہ آپ کی صوابدید پر ہے آپ جناب سپیکر صاحب سے بھی مشاورت کرلیں اس وقت آپ ہی سپیکر ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں عرض کررہا ہوں کہ consensus develop کرنا گورنمنٹ کی منشا ہے۔ حکومتی اور اپوزیشن کے ممبران سے بھی میری یہ request ہے کہ ہم آپس میں مل بیٹھ کر ایک لائحہ عمل طے کریں اور پھر انشاءاللہ آگے چلا جائے گا لیکن for the

time being یہ مسئلہ اس طرح آگے نہیں جائے گا اور ہمارا جو concern ہے اس کو ختم ہو جانا چاہئے جب تک کہ سب کی تسلی نہیں ہو گی اس پر عملدرآمد نہیں ہو گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہم وزیر قانون کے مشکور ہیں اور میں ان کے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز متنازعہ ہی نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارے اور حکومتی ممبران کے درمیان کوئی اختلاف ہو کیونکہ یہ ہم سب کے عقائد کی بات ہے۔

جناب سپیکر! جس طرح وزیر قانون نے ابھی کچھ کتابوں کا حوالہ دیا ہے کہ ان کتابوں میں توہین کی گئی ہے تو میں کہتا ہوں کہ جن کتابوں میں صحابہ کرامؓ کے بارے میں بھی کچھ غلط کہا گیا ہے ان کو بھی بے شک ban کریں ہم اس چیز کو متنازعہ بنا ہی نہیں رہے۔

جناب سپیکر! ہمارا مؤقف تو صرف اور صرف یہ ہے کہ اہل بیت اطہار اللہ صلے علی محمد و علیٰ آلہ محمد ان پر درود بھیجے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا وہ نہیں ہونا چاہئے لہٰذا اس کے علاوہ تو ہمیں کسی چیز پر اعتراض ہی نہیں ہے۔ رسول پاک ﷺ کے صحابہ کرام ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ پاک سرکار خاتم النبیین ﷺ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اس میں کوئی دورائے نہیں ہے وہی جذبات کا انہوں نے اظہار کیا ہے تو یہ ہمارے سر آنکھوں پر ہیں۔ اگر ہمارا یہ مسئلہ حل ہو جائے تو کسی بھی مسلمان کو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس بل کے بارے میں بات کرنے کا میرا کوئی حق نہیں بنتا کیونکہ اس بل میں ہمارے مسالک کے بارے میں مختلف چیزیں سامنے آئی ہیں۔ I was also on behalf of the Christian Community اس کمیٹی کا ممبر تھا اور اس حوالے سے بہت زیادہ meetings ہوئیں اور جیسا کہ ابھی جناب محمد بشارت راجہ نے فرمایا ہے کہ اس بل کو مستند علماء کرام کی سربراہی میں اسلامی نظریاتی کونسل میں بھیجا جائے۔

جناب سپیکر! میں صرف اس حد تک کہنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجہ، جناب محمد الیاس اور دوسرے بہت سارے ممبران جو کہ اس کمیٹی میں شامل تھے انہوں نے جو books دیکھیں اور پڑھیں تو وہ ناقابل برداشت تھیں the Holy Prophet(PBUH) according to me he is the last Prophet اور میں نے بلکہ وہاں پر یہ لکھوایا تھا اور میرے بھائی جو اس وقت کمیٹی میں موجود تھے وہ یہاں پر بیٹھے ہوں گے کہ خاتم کا مطلب جو قادیانی لیتے ہیں وہ کچھ اور لیتے ہیں اس لئے حضور پاک ﷺ کے ساتھ آخری نبی لکھیں کیونکہ اس کے بعد کام ختم ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اتنا ہسٹری کو نہیں جانتا لیکن ایک بات میں ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ minorities کے بارے میں ایک بات کی گئی اگر پی ٹی آئی والے mind نہ کریں تو میں کہنا چاہتا ہوں اور میرے اللہ پی ٹی آئی سے بچانا مجھ کو۔ ہمارے منسٹر جناب مراد راس نے لکھا تھا وہ تمام چیزیں میرے پاس موجود ہیں کہ کرسمس منانا بھی غیر شرعی ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو شاید یاد ہو گا کہ کسی جگہ پر میں نے سید یاور عباس بخاری سے بات کی تھی اور پھر انہوں نے ان کے ساتھ بات کی تو یہ کس طرح کی بات ہے کہ آپ کا منسٹر ایجوکیشن ایسی بات کر رہا ہے تو وہ کتاب بھی وزیر قانون نے ضبط کروائی تھی کہ یہ کیا طریق کار ہے کہ ہم کرسمس کے بارے میں ایسی باتیں لکھ رہے ہیں کیونکہ میں نے جو قرآن پاک چار مرتبہ باترجمہ پڑھا ہے اس میں یہی کہا گیا ہے کہ رحمۃً اللعالمین حضرت محمد ﷺ اور ان سے پہلے جتنے بھی انبیاء کرام تھے جن پر الہامی کتابیں نازل ہوئیں ان سب کتابوں پر ایک مسلمان کا اور ہمارا بھی ایمان رکھنا ہمارے عقیدے کا حصہ اور فرض ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اور کرسمس کے بارے میں ایک sitting minister جناب مراد راس میں ان کا نام لے رہا ہوں انہوں نے tweet کیا کہ کرسمس منانا غیر شرعی ہے تو یہ ساری بات تھی۔

جناب سپیکر! میں نے میٹنگ میں جو کتابیں دیکھی ہیں وہ ناقابل برداشت تھیں تو میں جناب محمد بشارت راجہ اور سید یاور عباس بخاری کو بھی request کروں گا کہ اسلامی نظریاتی کونسل یا علماء بورڈ میں جب بات کریں تو ہمارے جو priests یا چرچ کے bishops ہیں ان کو بھی اس میں لازمی ممبر رکھا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں بہت مختصر سی بات کروں گا۔ اس ایشو پر پورے ہاؤس کی sense آئی اور میں اس حوالے سے زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا لیکن جتنے بھی ہاؤس کے ممبران مرد و خواتین نے اس حوالے سے بات کی ہے میں ان تمام ممبران کی تائید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اور پورا ہاؤس اس بات پر متفق ہے کہ یہ جو کچھ ہوا ہے بالکل غلط ہوا ہے۔ میں نے جو بات کرنی ہے تو میں وہ repeat نہیں کرنا چاہتا کہ یہ کیا بات ہوئی ہے اور کیسے ہوئی ہے؟ میں صرف آگے چلنے کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں پر وزیر قانون بھی موجود ہیں اور میں آپ کے توسط سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ محرم کا مہینہ شروع ہونے والا ہے لہٰذا اس سازش میں جس نے گھناؤنے کردار ادا کئے ہیں تو محرم سے پہلے اس کا سدباب ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہمارے علم میں جو بات آرہی ہے کہ وہ یہ ہے کہ اس اجلاس کے بعد شاید ایک یا ڈیڑھ ماہ بعد دوبارہ اجلاس ہو لیکن وہ sensitive day جس کے لئے جناب محمد بشارت راجہ، دیگر منسٹر صاحبان اور انتظامیہ پورے پنجاب کے دورے بھی کرتے ہیں اور وہاں پر لوگوں کو on board بھی لینا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ یہ ساری کارروائی ہو اور یہ جو شر پھیلایا گیا ہے اگر اس کا سدّباب نہ کیا گیا تو خدانخواستہ یہاں سے جس طرح ابھی بات ہوئی ہے کہ یہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا جس کے ہم متحمل نہیں ہو سکتے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس پر فوری طور پر کوئی ایکشن لیں جو اس ہاؤس کی sense کو لے کر عوام تک جائے اور اس کا کوئی حل نکالیں جیسا کہ میں جناب محمد بشارت راجہ کو appreciate کرتا ہوں انہوں نے کہا ہے کہ ابھی یہ بل آگے گورنر صاحب تک

نہیں پہنچا تو میرا خیال ہے کہ آپ اس پر رولنگ دیں تا کہ within limited time اس کا solution نکالا جائے تا کہ یہ شر انگیزی پھیلانے کے لئے لوگوں کے لئے مددگار ثابت نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ بات کہوں گا جو کہ ہم بہت عرصے سے کہہ رہے تھے کہ standing committees کے چیئرمین اور ممبرز کو in action ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ آج پورے ہاؤس نے standing committees کے نہ بننے کی وجہ سے جو lackness کو محسوس کیا ہے اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر standing committees کے حوالے سے ابھی تک معاملات طے نہیں ہوئے تو اس کے لئے بھی میں پورے ہاؤس سے request کروں گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہ تمام معاملات illegally چلا رہے ہیں standing committees اسی لئے بنائی جاتی ہیں کہ جو بھی بل آئے وہ ان standing committees میں جائے اور اس پر بحث ہو اس پر کارروائی کی جائے اور اس کے بعد ہاؤس میں پیش کیا جائے تو پھر معزز ممبران اس کو study بھی کر کے آئیں اور اس پر اپنی آراء بھی دیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج وہ بات جو کہ ہم دو سال سے حکومت کے ساتھ کر رہے تھے۔ آج روز روشن کی طرح سامنے آگئی ہے کہ یہاں ممبران کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کوئی پتا نہیں چلتا کہ کیا ہو رہا ہے اور ہم ہاتھ اُٹھا لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے ممبر کا یہ right بنتا ہے کہ وہ پڑھ کر آئے اور پھر اسے دیکھے لیکن سٹینڈنگ کمیٹیز اسی لئے بنائی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے دو سال سے سٹینڈنگ کمیٹیز کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچایا۔ میری استدعا ہے کہ انہیں مکمل کیا جائے تا کہ پورے لیگل طریقے سے ہاؤس کی کارروائی چل سکے اور پھر ایسی بدمزدگی بھی پیدا نہ ہو۔ اس سے پہلے بھی ایک دو واقعات ہوئے ہیں جو پورے ہاؤس کے لئے اچھی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اس پر غور کریں گے اور خاص طور پر وزیر قانون سے استدعا کروں گا کہ محرم کے مہینے سے پہلے پہلے اس پر کوئی ایسی چیز سامنے لے کر آئیں جو تمام لوگوں کو مطمئن کر سکے اور اس کے حل کی طرف لے کر جا سکے۔ بہت شکریہ

وزیر منیجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے آج تمام ہاؤس کے لوگوں کے جذبات کے مطابق تسلی دلائی ہے کہ اس بل کو آگے forward نہیں کیا جائے گا لیکن اتنی بات کافی نہیں ہے آج جیسے ابھی میرے فاضل دوست نے کہا ہے کہ آپ آج ہی رولنگ دیں کہ اس بل کو واپس ہاؤس میں summon کیا جائے، recall کیا جائے تاکہ اس پر further کارروائی نہ رکے کیونکہ اگر کسی بل پر کچھ عرصہ ویسے ہی خاموشی رہ جائے تو وہ ultimately Act بن جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ جیسے وزیر قانون نے فرمایا کہ فلاں فلاں books ban کر دی گئی ہیں، یہ بات ہمارے اس مؤقف کی تائید کرتی ہے کہ already ایسا قانون موجود ہے جس کے تحت تمام objectionable کتابوں اور objectionable printed material پر پابندی لگائی جا سکتی ہے اور وقتاً فوقتاً ان پر پابندی لگائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! اس صورت میں ایک ایسا نیا بل لانا جس سے ایک تنازع کھڑا ہو جائے یہ مناسب نہیں ہو گا اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ آج بحیثیت سپیکر اس بل کو فوری طور پر واپس summon کریں۔ شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔ جناب محمد بشارت راجہ نے بات clear کر دی ہے۔ بل میں جتنا جلدی ترمیم لائی جائے اتنا زیادہ بہتر ہے۔

معزز ممبران اسمبلی: بل واپس لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے، جتنا جلدی ہو سکے اسے amend کیا جائے۔ جتنے بھی ممبرز ہیں اس پر ان کی consent ہونی چاہئے اور ایک unanimous decision ہو پھر انشاءاللہ اس کے مطابق ہم اسے پاس کریں گے۔ اب وقفہ سوالات لیتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ تحفظ ماحول کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہم یہاں اس لئے نہیں آتے کہ حاضری لگا کر چلے جائیں، ہمیں بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیا جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر 1332 چودھری اشرف علی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1336 جناب نیاز حسین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! اس کو suspend کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ suspend کر دیا ہے اور یہ pending ہے۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ ہمیشہ مجھے بٹھا دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ کا سوال ہے۔ جناب محمد وارث شاد تشریف رکھیں۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اذان ہو رہی ہے پلیز تشریف رکھیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ آج کا وقفہ سوالات pending کر دیا جائے۔ آپ ایسے bulldoze نہ کریں، سارے ممبران پریشان ہیں چونکہ وقفہ سوالات پر تو بات ہی نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ وقفہ سوالات pending کر دیتے ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! معزز ممبران کی خواہش ہے کہ آج کے تمام سوالات pending کر دیئے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جیسے آپ کی مرضی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ آج کے سوالات pending کئے جاتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: اب Introduction of Bill ہے۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون

(جو پیش ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I introduce the Stamp (Amendment) Bill 2020.

MR DEPUTY SPEAKER: The Stamp (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief & Consolidation for report within two months.

Now, the House is adjourned to meet on Monday the 10th August 2020 at 2:00 pm.